لقمہ دینے کے لیے نابالغ حافظ پہلی صف میں کھڑا ہوسکتا ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9296

تاریخ اجراء: 18 رمضان المبارک 1446ھ / 19 مارچ 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا تراویح میں لقمہ دینے کے لیے ایسے نابالغ حافظ کو پہلی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں؟ جو سمجھدار ہو، نماز کی ادائیگی کا طریقہ جانتا ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

تراویح میں نابالغ بچے کے لقمہ دینے کے متعلق حکم شرعی ہے کہ نابالغ، سمجھدار اور نماز کا طریقہ جاننے والا بچہ بھی لقمہ دے سکتا ہے، کیونکہ لقمہ دینے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں۔

نابالغ سمجھدار بچوں کی صف کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ اگر نابالغ سمجھ دار بچے زیادہ ہوں، تو اُنہیں مردوں کے پیچھے الگ صف میں کھڑا کیا جائے، لیکن اگر بچہ ایک ہی ہو، تو اسے مردوں کی صف میں کھڑا کیا جائے۔

اس تفصیل کے بعد صورت مسئولہ میں نابالغ حافظ کو پہلی صف میں کھڑا کرنے کے حوالے سے جواب یہ ہے کہ اولا بہتر یہی ہے کہ اگر بچے زیادہ ہوں، لقمہ دینے میں **دِقّت** نہ ہو اور آسانی سے امام صاحب تک آواز پہنچ جائے، تو اس حافظ کو پہلی صف میں کھڑا نہ کیا جائے، بلکہ مردوں کی صف کے بعد دیگر بچوں کے ساتھ کھڑا کیا جائے لیکن اگر یہی نابالغ بچہ اکیلا ہو، تو پھر اسے مردوں کی پچھلی صفوں میں کھڑا کیا جائے، **ہاں اگر پیچھے کھڑا کرنے میں لقمہ دینے میں دِقّت ہو کہ امام صاحب تک آواز نہیں پہنچے گی یا امام صاحب درست انداز میں لقمہ قبول نہیں کر سکیں گے اور غلط پڑھ دیں گے، تو لقمہ کی حاجت و ضرورت کے پیش نظر اس نابالغ حافظ کو مردوں کی پہلی صف میں کھڑا کرنے میں حرج نہیں، کیونکہ نماز میں لقمہ کی مشروعیت کا مقصد نماز کو فساد سے بچانا اور نماز تراویح میں اس فساد سے بچنے کے علاوہ مکمل قرآن کی تلاوت میں کمی رہ جانے سے بچنا ہے۔**

نماز میں لقمہ دینے والے کا بالغ ہونا شرط نہیں، جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: ”لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا

شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے، بشرطیکہ، نماز جانتا ہو، اور نماز میں ہو۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ 608، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر بچوں کی تعداد زیادہ ہو، تو ان کی صف مردوں کی صف کے بعد بنائی جائے، جیسا کہ صحیح مسلم میں حدیث پاک ہے: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول: استووا، ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلني منكم أولو الأحلام والنهى، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم" ترجمہ: (راوی بیان کرتے ہیں کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے ہمارے کندھوں کو مَس (ٹچ) کرتے اور فرماتے، صفیں سیدھی کرلو، ٹیڑھے نہ ہو کہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے، میرے قریب بالغ اور سمجھ دار افراد کھڑے ہوں، پھر جو ان سے قریب ہوں، اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں۔ (صحیح مسلم، باب تسوية الصوف، جلد1، صفحة 323، مطبوعہ دار إحياء التراث العربي، بیروت)

اس حدیثِ مبارک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "(ثم الذين يلونهم): كالمراهقين، أو الذين يقربون الأولين في النهى والحلم، (ثم الذين يلونهم): كالصبيان المميزين، أو الذين هم أنزل مرتبة من المتقدمين حلما وعقلا، والمعنى أنه هلم جرا" ترجمہ: (پھر وہ جو ان کے قریب ہوں): جیسا کہ قریب البلوغ لڑکے یا اس سے مراد وہ افراد ہیں جو بلوغت اور عقلمندی میں پہلی صف والوں سے کم ہوں، (پھر وہ جو ان کے قریب ہوں): جیسا کہ سمجھ بوجھ والے نابالغ بچے یا اس سے مراد وہ افراد ہیں جو بلوغت اور عقلمندی میں اگلی صف والوں سے کم ہوں، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صفوں کی ترتیب یونہی چلے گی۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحة 154-155، مطبوعہ دار الكتب العلمية)

در مختار میں ہے: "ويصف الرجال ثم الصبيان، ظاهره تعدّدهم، فلو واحدا دخل الصف" ترجمہ: پہلے مرد صف بنائیں پھر اُن کے پیچھے بچے بنائیں، اس کا ظاہر یہی ہے کہ یہ مسئلہ تب ہے کہ جب بچے زیادہ تعداد میں ہوں، لیکن اگر بچہ ایک ہی ہو، تو وہ مردوں کی صف میں کھڑا ہو گا۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد2، صفحہ 377، مطبوعہ کوئٹہ)

نابالغ بچہ اگر اکیلا ہو، تو مردوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بالغ مرد کے ساتھ صف میں کھڑا کیا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے: "فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم، وصففت واليتيم وراءه، والعجوز من ورائنا، فصلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين، ثم انصرف" ترجمہ: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کروانے کے لیے کھڑے ہوئے،

میں (حضرت انس) نے اور یتیم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ضعیف خاتون نے ہمارے پیچھے صف بنائی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائی اور نماز مکمل کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔(صحیح البخاری، جلد1، صفحہ86، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"اور یہ بھی کوئی ضروری اَمر نہیں کہ وہ صف کے بائیں ہی ہاتھ کو کھڑا ہو علماء اسے صف میں آنے اور مَردوں کے درمیان کھڑے ہونے کی صاف اجازت دیتے ہیں۔ در مختار میں ہے:"لو واحداً دخل فی الصف"(اگر بچہ اکیلا ہو تو صف میں داخل ہو جائے)۔"(فتاوی رضویه، جلد7، صفحه51، مطبوعه رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

نماز کو فساد سے بچانے کی ضرورت وحاجت کی وجہ سے نابالغ بچوں کو مردوں کی صف میں کھڑا کرنا بھی جائز ہے،

جیسا کہ طوالع الانوار میں ہے:"ربما يتعين في زماننا إدخال الصبيان في صفوف الرجال لأن المعهود منهم إذا اجتمع صبيان فأكثر تبطل صلاتهم بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم إلي إفساد صلاة الرجال"ترجمہ: خاص کر ہمارے زمانے میں بچوں کو مردوں کی صف میں کھڑا کرنا ہی متعین ہے، کیونکہ یہ بات طے ہے کہ جب بچے زیادہ ہوں، تو اکثر و بیشتر وہ ایک دوسرے کی نماز کو باطل کر دیتے ہیں اور کبھی کبھار ان بچوں کی طرف سے ایسا ضرر لاحق ہوتا ہے، جو نماز کو فاسد کرنے کی طرف لے جاتا ہے، (لہذا ایسے بچوں کو مردوں کی صف میں ہی کھڑا کیا جائے)۔(طوالع الانوار لشرح الدر المختار، جلد2، حصه1، صفحه48، مخطوطه)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net